بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Ayat # 1 - #7: سورۃ البقرۃ۔

سوال: اس سورۃ کا نام بقرہ کیوں ہے ؟
جواب: اس سورۃ کا نام بقرہ اس لیے ہے کہ اس میں ایک جگہ گائے کا ذکر آیا ہے۔ قرآن مجید کی ہر سورت میں اس قدر وسیع مضامین بیان ہوئے ہیں کہ اُن کے لیے مضمون کے لحاظ سے، عنوانات کے بجائے نام تجویز فرمائے گئے جو محض علامت کا کام دیتے ہیں۔ اس سورت کو بقرہ کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس میں گائے کے مسئلے پر بحث کی گئی بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ "وہ سورۃ جس میں گائے کا ذکر آیا ہے"۔

سوال: سورۃ البقرۃ کی فضیلت بیان کریں ؟
جواب: سورۃ البقرۃ کی فضیلت کے بارے میں چند روایات۔
حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
"قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے سفارشی بن کر آئے گا۔ دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے روز اس طرح آئیں گی جیسے کہ وہ دو چھتریاں ہیں یا سایہ کرنے والے بادل ہیں یا پرندوں کے دو جھنڈ ہیں جو پر پھیلائے ہوئے ہیں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت پیش کرنے والی ہونگی۔ سورۃ البقرۃ پڑھا کرو کیونکہ اس کا اختیار کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے۔ اور باطل پرست اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔

No|2

فضیلت ۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے ۔

" اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے ۔" (مسلم)

حضرت معقل بن یسار رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صؐ نے فرمایا ۔

" سورۃ البقرۃ قرآن کی کوہان ہے ۔ اور اس کی بلندی کا یہ عالم ہے کہ اس کی ایک ایک آیت کے ساتھ اسی اسی (80) فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بالخصوص آیت الکرسی تو خاص عرش تلے نازل ہوئی اور اس سورت میں شامل کی گئی ۔

(مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کا فرمان ہے کہ جو شخص سورۃ البقرۃ کی پہلی چار آیات اور آیت الکرسی اور دو آیتیں اس کے بعد کی اور تین آیتیں سب سے آخر کی ، یہ سب دس آیتیں رات کے وقت پڑھ لے ، اس گھر میں شیطان اس رات نہیں جا سکتا اور اسے اور اس کے گھر والوں کو اس دن شیطان یا کوئی اور بری چیز ستا نہیں سکتی ۔ یہ آیتیں مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کا دیوانہ پن بھی دور ہوجاتا ہے ۔

قرآن کی بلندی سورۃ البقرۃ ہے ۔ جو شخص رات کے وقت اسے اپنے گھر میں پڑھے ، تین راتوں تک شیطان اس گھر میں نہیں جاسکتا اور دن کو اگر گھر میں پڑھ لے تو تین دن تک شیطان اس گھر میں قدم نہیں رکھ سکتا ۔

(طبرانی ۔ ابن حبان ۔ ابن مردویہ)

سوال: آلٓمّٓ سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ حروفِ مقطعات کہلاتے ہیں۔ یہ اسرارِ وحی ہیں۔
اِن کے معنی ضرور ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہی ان کی حقیقت سے واقف ہیں۔

حروفِ مقطعات سے مراد توڑ توڑ کر پڑھے جانے والے حروف ہیں۔ ان کے بارے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر اِن سے مراد، یا اِن کا مقصد سننے والے کی توجہ اپنی طرف مبذول کروانا ہے۔

سوال: ذٰلِکَ الکتابُ سے کون سی کتاب مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد قرآن پاک جو لوح محفوظ میں ہے۔
یعنی اصل قرآن لوح محفوظ میں ہے وہاں سے جبرئیلؑ کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا۔

سوال: 'ریب' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ریب سے مراد ایسا شک جو اضطراب میں ڈال دے بے چین کردے۔

سوال: قرآن پاک کے "لَا رَیْبَ" ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی اس قرآن پاک میں کسی قسم کا شک نہیں ہے

- یہ کتاب اللہ کیطرف سے ہے
- اس کے Pure ingredients ہیں۔
- اس کتاب پر عمل کرنا ہی اصل کامیابی کا ذریعہ ہے۔

سوال: قرآن پاک کن لوگوں کیلئے ھدایت ہے ؟
جواب: قرآن پاک متقی لوگوں کیلئے ھدایت ہے۔

سوال: ھدایت سے کیا مراد ہے ؟
جواب: ھدایت سے مراد راہ دکھانا، توفیق دینا، مطلب کھولنا
الہام کرنا۔
وہ چیز جس کے ذریعے گمراہی اور شبہات کی تاریکی میں
رہنمائی حاصل ہو۔ اور فائدہ مند راستے کی نشاندہی ہے۔

سوال: ھدایت کے کتنے درجے ہیں ؟
جواب: ہدایت کے دو درجے ہیں۔
1. ہدایتِ ارشاد — یعنی اللہ تعالی نے بات ہمیں بتا دی۔
2. ہدایتِ توفیق — یعنی اللہ تعالی کے احکامات کے مطابق
ہمیں عمل کرنا آجائے۔

سوال: ھدایت کے مراحل کیا ہیں ؟
جواب: ھدایت کے چار مراحل (steps) ہیں۔
1. الہام (الہامِ فطرت) - یعنی زندگی گذارنے کا طریقہ
2. وحی (وحیِ الہی) - یعنی انبیاءؑ کے ذریعے راہ دکھانا۔
3. تیسر - آسانی کرنا۔ یعنی جو لوگ اللہ کے راستے میں
محنت کرتے ہیں اللہ تعالی ان کیلئے آسانی
پیدا فرماتے ہیں۔
4. توفیق۔ یعنی اللہ تعالی کیطرف سے ھدایت کے راستے
کی توفیق عطا ہونا۔

سوال: تقویٰ سے کیا مراد ہے ؟
جواب: تقویٰ گناہوں سے بچنے کی تڑپ کا نام ہے ۔
اپنے اندر سچی طلب کا پیدا کرنا ہے ۔
اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق جینا اور مرنا ہے ۔
اس دنیا میں ہوتے ہوئے نہ ہونے کا نام تقویٰ ہے ۔

سوال: ہدایت کیلئے کن تین چیزوں کی ضرورت ہے ؟
جواب: دل سے تفکر کرنا ۔
کانوں سے سننا ۔
آنکھوں سے دیکھنا ۔

سوال: انفرادی طور پر متقیوں کی کیا خصوصیات ہوتی ہیں ؟
جواب: متقیوں کی انفرادی خصوصیات میں غیب پر ایمان لانا، نماز قائم کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ میں سے اس کی راہ میں خرچ کرنا شامل ہے ۔

سوال: متقیوں کی اجتماعی نوعیت کی خصوصیات بتائیے ۔
جواب: اجتماعی نوعیت کی خصوصیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی تمام کتابوں پر ایمان لانا اور آخرت کے دن پر ایمان لانا شامل ہے ۔

سوال: آپ ؐ پر کیا نازل ہوا ؟
جواب: قرآن و حدیث ۔

سوال: ایمان بالغیب سے کیا مراد ہے؟
جواب: ان دیکھی حقیقتوں کو ماننا جن کو ماننے کیلئے کہا جائے۔
ان میں اللہ تعالیٰ کی ذات، فرشتوں پر ایمان لانا،
قبر کے معاملات، جنت، جہنم، آسمان و زمین کے راز
اور تقدیر پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔

سوال: متقی لوگوں کا کیا انجام ہے؟
جواب: اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ لوگ ھدایت پر ہیں اور
یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

سوال: کفر اختیار کرنے والوں کا کیا رویہ ہوتا ہے؟
جواب: جو لوگ انکار کرتے ہیں، ان کو ڈرایا جائے یا نہ ڈرایا جائے۔
انکے لیے برابر ہے۔ اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

سوال: لوگ کافر کیوں بن گئے؟
جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی
اور انکے کانوں پر بھی۔ ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔